میموسکینڈل اور منصور اعجاز!

عبداللطیف خالد چیمہ

قیامِ پاکستان سے اب تک ملک کو عدم استحکام سے دوچار کرنے کے لیے قادیانی سازشیں تسلسل کے ساتھ جاری ہیں اور تیزی سے رونما ہونے والے واقعات ثابت کر رہے ہیں کہ قادیانی گروہ نہ صرف اپنے مذموم طریق کار پر پوری طرح کاربند ہے بلکہ ان کی سرگرمیوں میں ملکی اور بین الاقوامی سطح پر تیزی کی ایک نئی لہر بھی آئی ہے۔ پاکستان کے اوّلین وزیرِ اعظم نوابزادہ لیاقت علی خان کے قتل سے لے کر امریکی افواج کے سابق سربراہ ایڈمرل مائیک مولن کو ایوانِ صدر سے منصور اعجاز کا لکھا ہوا خفیہ میمو طشت از بام ہو چکا ہے اور زبان زدِ خاص و عام ہے۔ اس قضیے کی زد میں کون کون آئے گا اور کس کس سے کتنی رعایت برتی جائے گی' حسین حقانی کی جگہ شیری رحمان امریکی سفیر بنا دی گئی ہیں' گویا جرم ثابت ہو چکا ہے بس شرکاءِ جرم کا تعین ہونا باقی ہے۔ آنے والے دنوں میں مطلع صاف ہو جائے گا تو ان شاء اللہ تعالیٰ اس پر تفصیلی طور پر کچھ لکھا جا سکے گا۔ منصور اعجاز سکہ بند قادیانی ہے' تقریباً ایک ماہ پہلے یہ ایشو سامنے آیا تو الحمدللہ ہم نے دن رات ایک کر کے ذرائع ابلاغ کو منصور اعجاز کے بھیانک کردار کے اس پہلو سے آگاہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن چند اخبارات کے علاوہ اس کو قادیانی لکھنے سے ذرائع ابلاغ نے مکمل گریز کیا۔ تاہم حالات و واقعات کے اس موڑ پر دنیا منصور اعجاز کے دوغلے بلکہ سہ رخے کردار سے آگاہ ہو چکی ہے اور محبِّ وطن حلقے اس صورتِ حال پر مضطرب بھی ہیں اور نظر بھی رکھے ہوئے ہیں۔ سرِ دست ہم منصور اعجاز کے حوالے سے روزنامہ ''انصاف'' لاہور میں شائع ہونے والی ایک مفصل رپورٹ من و عن شائع کر رہے ہیں تاکہ صورتِ حال کو سمجھنے میں قدرے آسانی ہو سکے۔

لاہور (سینئر سٹاف رپورٹر) ''میمو گیٹ سکینڈل'' کے بعد ایک سوال جو سب سے زیادہ تواتر و تسلسل کے ساتھ کیا جا رہا ہے وہ ہے کہ منصور اعجاز آخر ہے کون؟ پاکستانی نژاد امریکی شہری منصور کہنے کو تو ایک بزنس مین ہیں، انویسٹمنٹ بینکر کے طور پر مشہور ہیں۔ ''کریسنٹ انویسٹمنٹ منیجمنٹ ایل ایل سی'' نامی اس کمپنی کے سربراہ ہیں جو انہوں نے امریکی صدر ریگن کے قریبی ساتھی جیمز ایلن ابراہیم کے ساتھ مل کر قائم کی۔ اس کمپنی کا مالیاتی حجم چند برس پہلے تک 13.5 بلین ڈالر تھا۔ منصور اعجاز کے والد ڈاکٹر مجدد احمد اعجاز ایٹمی سائنسدان تھے اور پاکستان کے جوہری توانائی کمیشن میں خدمات سرانجام دے رہے تھے لیکن 70ء کی دہائی میں جب احمدیوں کے خلاف گھیرا تنگ ہوا تو وہ امریکہ فرار ہو گئے اور بعض اطلاعات کے مطابق ایٹمی پروگرام کی اہم دستاویزات بھی اپنے ساتھ ہی لے گئے اور وہاں سیاسی پناہ حاصل کر لی۔ خود منصور اعجاز جو فلوریڈا میں پیدا ہوئے، وہ بھی بنیادی طور پر ماہر طبعیات ہیں اور انہوں نے یونیورسٹی آف ورجینیا سے نیوکلیئر فزکس جب کہ مستاشی یونیورسٹی سے مکینیکل انجینئرنگ کی ڈگری حاصل کی۔

منصور اعجاز کے کئی چہرے ہیں جن میں سے ایک میڈیا کمنٹریٹر کا بھی ہے۔ CNN، فاکس نیوز اور دیگر امریکی و برطانوی ٹی وی چینلز پر بطور تجزیہ نگار ان کا چہرہ شناسا ہے اور کئی امریکی اخبارات میں مضامین بھی لکھتے ہیں۔ امریکی صدر بل کلنٹن سے قریبی تعلقات کے باعث بھارتی وزیر اعظم واجپائی، فلسطینی رہنما یاسر عرفات اور مصر کے انور سادات سے قربتیں بڑھانے میں کامیاب ہوئے۔ امریکی سفارتی حلقوں کے قریب ہونے اور ارکان کانگریس وسینیٹرز سے قریبی تعلقات کے باعث عالمی مصالحت کار کی حیثیت سے بھی پہچانے جاتے ہیں۔ مثلاً 1996ء میں جب اسامہ بن لادن سوڈان میں تھے تو ان کی حوالگی کے معاملے پر امریکہ اور سوڈانی حکمران عمر البشیر کے مابین پل کا کردار ادا کیا۔ پاک بھارت تعلقات اور مسئلہ کشمیر کے حل کے لیے بھی بطور ثالث سامنے آئے۔ چونکہ ان کے والد پاکستان کے ایٹمی پروگرام میں رہے اور ان کی ایٹمی سائنسدانوں سے دوستیاں تھیں لہٰذا انہوں نے کلنٹن انتظامیہ کو یہ پیشکش بھی کی کہ وہ ایٹمی پروگرام کو رول بیک کرانے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ منصور اعجاز سابق وزیر اعظم بینظیر بھٹو کے بھی بہت قریب سمجھے جاتے تھے۔ 1995ء میں بینظیر کو خط لکھ کر اطلاع دی کہ جنرل علی قلی خان، یوسف ہارون کے ساتھ مل کر ان کی حکومت گرانے کی سازش کر رہے ہیں۔ واشنگٹن کے پاکستانی سفارت خانے کے مطابق منصور اعجاز نے ایف سولہ طیّاروں کے لیے کانگریس میں لابنگ کے لیے 15 ملین ڈالر مانگے اور پیشکش بھی بینظیر کو کی کہ اسرائیل کو تسلیم کر لیا جائے تو ایف سولہ طیّارے بطور تحفہ مل سکتے ہیں۔ حسین حقانی کا متنازع کردار اپنی جگہ مگر منصور اعجاز بھی ان سے کہیں زیادہ متنازع شخصیت ہیں اور یہ سوال اپنی جگہ نہایت اہم ہے کہ آخر وہ کیا بات تھی جس نے منصور اعجاز کو میمو کا راز طشت از بام کرنے پر آمادہ کیا؟ (روزنامہ ''انصاف'' لاہور ' 23 نومبر 2011ء)

رضوان الدین احمد صدیقی کا سانحۂ ارتحال

چیچہ وطنی میں ہمارے دیرینہ محسن و مہربان، بھائی اور دوست رضوان الدین احمد صدیقی 23 نومبر الصباح تین بجے کے قریب دل کا دورہ پڑنے سے انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

رضوان الدین احمد صدیقی 1948ء میں چک نمبر 12/34 ایل میں پیدا ہوئے۔ والد گرامی قاضی انوار احمد درویش صفت نیک سیرت انسان تھے اور علاقے کی مشہور شخصیت میر ریاض الدین احمد کے برادرِ نسبتی تھے۔ رضوان الدین احمد نے چیچہ وطنی میں سکول کی تعلیم کے بعد محکمہ صحت میں ملازمت اختیار کر لی۔ پہلی بیعت حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ سے تھی، خاندان، ماحول اور مزاج پیدائشی دینی تھا۔

ابنِ امیر شریعت، حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہٗ نے مدرسہ تجوید القرآن، مدرسہ عربیہ رحیمیہ چک نمبر 42 میں تدریسِ قرآن اور جماعتی امور کے لیے کم و بیش دس سال چیچہ وطنی قیام کیا۔ اس دوران ان کے تعلق و توسط سے اکابرِ احرار خصوصاً جانشین امیر شریعت حضرت مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق خاطر عقیدت سے بڑھ کر فکری و نظریاتی حدوں کو چھونے لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے ''کاشانۂ رضوان'' اکابر احرار اور علماء حق کا مرکز بن گیا۔ پھر ساری زندگی وفا کے دیپ ایسے جلائے کہ مثال ملنا مشکل ہو گیا۔ ان کو ''مرحوم'' لکھتے ہوئے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔